REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۷ اخاء ۱۳۳۹ ہش ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

——— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ———

ربوہ ۶ اکتوبر۔ بوقت نو بجے صبح بذریعہ فون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

متعدد غیر ملکی صنعت کار پاکستان میں لوہے اور سیمنٹ کے کارخانے قائم کرنا چاہتے ہیں

نو کروڑ روپے کا سرمایہ لگانے کے لئے تازہ پیش کش ہوئی ہے۔ برطانوی جریدہ کا بیان

لنڈن ۶ اکتوبر برطانوی جریدہ "نیو کامن ویلتھ" نے ایک اداریہ میں یہ اطلاع چھاپی ہے کہ متعدد غیر ممالک کے صنعت کاروں نے پاکستان میں نو کروڑ روپے کا سرمایہ لگانے کے لئے لکھا ہے امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور ہالینڈ کے سرمایہ کار پاکستان میں سیمنٹ اور لوہے کے کارخانے لگانا چاہتے ہیں۔ پاکستان کے وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خاں اور وزیر خزانہ مسٹر ایم شعیب کے برطانیہ کے دوروں پر تبصرہ کرتے ہوئے "نیو کامن ویلتھ" نے لکھا ہے کہ جب تک پاکستان میں ایک مستحکم حکومت ذرائع پیداوار کے صحیح استعمال کی ضمانت دے سکتی ہے، اس وقت تک پوری طرح امید کی جا سکتی ہے کہ پاکستان کافی حد تک بیرونی زرمبادلہ اور صنعتی اداروں کے قیام کے لئے پرکشش رہے گا پاکستانی وزراء کا دورہ اس سلسلہ میں نہایت کامیاب رہا ہے۔ حکومت پاکستان آجکل ایسے غیر ملکی کارخانہ داروں کی درخواستوں پر غور کر رہی ہے۔ جو پاکستان میں قریباً نو کروڑ روپے کا سرمایہ لگانا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور ہالینڈ سے مزید درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ ان میں زیادہ تر درخواستیں لوہے اور سیمنٹ کی صنعت کے قیام کے لئے ہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

امریکی طیارے کے حادثے میں ساٹھ آدمی ہلاک

صرف تیرہ مسافر زندہ بچ سکے۔ حکام حادثے کی وجہ کی تحقیق کر رہے ہیں

بوسٹن ۶ اکتوبر۔ کل ایک امریکی طیارہ راں کمپنی کا مسافر بردار ہوائی جہاز جس میں ۷۲ آدمی سوار تھے، مقامی ہوائی اڈے سے پرواز پذیر ہوتے ہی بوسٹن کے ساحل سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ اس اندوہناک حادثے میں قریباً ساٹھ آدمی ہلاک ہو گئے۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق اس ہوائی جہاز میں مسافروں کے علاوہ عملہ کے پانچ ارکان سوار تھے۔ طیارے کی تباہی کے قریباً دو گھنٹے بعد پولیس نے بتایا کہ جائے حادثہ سے ۴۳ لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ اور مزید لاشیں نکال نکال کر پولیس سٹیشن پر پہنچائی جا رہی ہیں سرکاری اطلاعات کے مطابق ۷۲ میں سے صرف تیرہ مسافر بچ سکے ہیں۔ عملہ کے پانچ آدمیوں میں سے چار کی لاشیں مل گئی ہیں، پانچویں کارکن کا اب تک کوئی پتہ نہیں چلا۔ کہ اس کا کیا ہوا۔ پولیس کا کہنا ہے۔ کہ حادثے کا اصل سبب اب تک معلوم نہیں ہو سکا۔ اس مقصد کے لئے تحقیقات جاری ہے۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ اکتوبر۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کو کل دن بھر بخار رہا مگر طبیعت پرسکون تھی رات پھر طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ سانس کی تکلیف کی وجہ سے تمام رات بے چینی میں گزری اس وقت بخار ۱۰۰ ہے۔ آج پچھلے پہر علاج کے لئے لاہور لے جایا جا رہا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

خروشیف کو ہلاک کرنے کی کوشش

نیویارک ۶ اکتوبر کل ایک نوجوان کو اس وقت گرفتار کر لیا گیا۔ جب وہ سیڑھی لگا کر اقوام متحدہ کے صدر دفتر کی دیوار پھاندنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس شخص کے ہاتھ میں ایک دستی بم تھا۔ جب اس سے پوچھ گچھ کی گئی۔ تو اس نے کہا میں نے خروشیف کو قتل کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ میں کئی دن سے اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش میں ہوں۔ لیکن مجھے کوئی موقعہ نہیں مل سکا۔

پاکستان اور بھارت کے تجارتی حکام کی بات چیت

کراچی ۶ اکتوبر۔ اس مہینے پاکستان اور بھارت کے حکام دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی معاہدے پر عملدرآمد کی رفتار کا جائزہ لیں گے۔ اس سلسلہ میں بھارت کا ایک تجارتی مشن کراچی آئیگا

باہر جانیوالے مبلغین اسلام کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ ۶ اکتوبر۔ کل شام وکالت تبشیر کی طرف سے ان مبلغین اسلام کے اعزاز میں جو بغرض اعلائے کلمۂ اسلام بیرونی ممالک تشریف لے جا رہے ہیں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ ان مبلغین کرام میں مکرم شیخ عبدالواحد صاحب سابق مبلغ چین و ایران مکرم مبارک احمد صاحب ساقی سابق مبلغ مغربی افریقہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین مکرم بشیر احمد صاحب شمس اور مکرم منصور احمد صاحب انڈونیشین شامل ہیں۔

تقریب کا آغاز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم منصور احمد صاحب انڈونیشین نے کی۔ بعد ازاں مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے مبلغین اسلام کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی رقم فرمودہ بعض نہایت قیمتی اور زریں ہدایات پڑھ کر سنائیں جن میں حضرت میاں صاحب مد ظلہ العالی نے مبلغین کو جذبۂ دلی محنت دیانت اور للّٰہیت کے ساتھ کام کرنے اور اپنی زندگیوں میں اسلام اور احمدیت کا بہترین نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ نیز خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے دعاؤں کے ذریعہ استمداد چاہنے اور مطالعہ کے ذریعہ اپنے علم کو بڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آخر میں مکرم شمس صاحب نے بھی قرآن مجید کی بعض آیات اور اپنے تجربات کی روشنی میں مبلغین کرام کو بعض نصائح فرمائیں۔ آخر میں دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۷ر اکتوبر ۱۹۶۰ء

رواداری ـ نرمی ـ مداہنت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ عظیم الشان اور روح پرور خطاب جو آپ نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۶۰ء میں فرمایا الفضل میں قسطوار شائع ہو رہا ہے۔ اس خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو حکمت کے موتی بکھیرے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ نہ صرف خدام بلکہ تمام احمدی ان کو حرزِ جان بنائیں اور اپنی لوحِ دل پر نقش کر لیں۔ یہ موتی وہ نہیں ہیں جن کو دولت مند لوگ اپنے ظروف یا گلوں میں ہار بنا کر پہن لیتے ہیں جن سے ان کی غرض دوسروں پر اپنی دولت و ثروت کا رعب ڈالنا ہوتا ہے اور جو ان کے نفس کو موٹا کر دیتے ہیں بلکہ یہ موتی وہ ہیں جن سے افراد کی اقوام کی زندگیاں سنورتی ہیں اور امورِ مہمہ کی سرانجام دہی کے لئے انسان کی صلاحیتیں ابھرتی ہیں۔

خطاب کی دوسری قسط جو الفضل ۴ر اکتوبر ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"جب خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ جو لوگ اس کے دین کی خدمت کے لئے کھڑے ہوں گے انہیں ابتلاؤں اور امتحانوں کی بھٹی میں سے گزرنا پڑے گا تو کوئی انسان تمہاری کیا مدد کر سکتا ہے۔ اگر تم آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ آرام سے زندگی بسر کرنے والوں کے لئے احمدیت میں کوئی جگہ نہیں کیونکہ احمدیت اس لئے نہیں آئی کہ اپنے عقائد کو ترک کر کے اور مداہنت سے کام لے کر دنیا سے صلح کر لے ..... بلکہ احمدیت اس لئے آئی ہے کہ سارے گاؤں سارے شہر سارے صوبے سارے ملک اور سارے براعظم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیئے جائیں۔ پس یہ چیزیں حقیقت ہی کیا رکھتی ہیں کہ ان کی طرف توجہ کی جائے جس دن یہ آگ تم میں پیدا ہو گئی۔ تم اپنے آپ کو مضبوطی میں ایک پہاڑ محسوس کرو گے۔ لیکن جب تک یہ آگ تم میں پیدا نہیں ہو گی۔ تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہو گے جیسے بیمار مرد! ہوتا ہے تو وہ افیون کی گولی کھا لیتا ہے۔ افیون کی گولی سے اس کا درد بے شک کم ہو جائیگا مگر اسے آرام نہیں آئے گا۔ اس کے مقابلہ میں عقلمند انسان افیون نہیں کھائے گا۔ بلکہ وہ کہے گا۔ میں درد برداشت کر لوں گا۔ مگر صحیح رنگ میں اپنا علاج کراؤنگا۔ اس صورت میں وہ بچ بھی جائے گا۔"

(الفضل ۴ر اکتوبر ۱۹۶۰ء)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

> احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکذبین۔ ام حسب الذین یعملون السیات ان یسبقونا ساء ما یحکمون من کان یرجوا لقاء اللہ فان اجل اللہ لاٰت۔ وھو السمیع العلیم۔ ومن جاھد فانما یجاھد لنفسہٖ ان اللہ لغنی عن العلمین۔ والذین اٰمنوا وعملوا الصلحت لنکفرن عنھم سیاتھم ولنجزینھم احسن الذی کانوا یعملون۔

ترجمہ:۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ بس یہ کہدیں کہ ہم ایمان لے آئے ان کو یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔ اور یقیناً ہم نے ان سے پہلے لوگوں کی بھی آزمائش کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ضرور جان لے گا۔ ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں کیا جو لوگ برے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے خیال کر لیا ہے کہ وہ ہماری گرفت سے آگے بڑھ جائیں گے۔ جو کچھ وہ فیصلہ کرتے ہیں برا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی آرزو رکھتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کا مقرر وقت آنے والا ہے اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے اور جس نے جہاد کیا اس نے اپنے نفس کے واسطے جہاد کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا سے بے نیاز ہے اور وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو ہم ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دینگے اور جو نیک اعمال بجا لاتے رہے ہیں ہم اس کا اجر ان کو ضرور دیں گے

قرآن کریم کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں بتا دیا ہے کہ محض یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آیا کافی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کو اختیار کرتا ہے وہ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وضاحت فرمائی اپنے آپ کو جلتی ہوئی بھٹی میں ڈالتا ہے۔ تاکہ پہچان ہو سکے کہ آیا وہ کھرا سونا ہے یا اس میں کھوٹ ملا ہوا ہے۔ اگر اس میں کھوٹ ملا ہوا ہوگا تو آگ کی تپش اس کا پردہ فاش کر دے گی اور اگر وہ کھرا اور پورے معیار کا سونا ہے۔ تو وہ تپتی ہوئی بھٹی میں پگھل کر کندن بن کر نکلے گا۔

اس ساری حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے آیات مندرجہ بالا میں بیان فرمایا ہے۔ چاہیئے کہ احمدی جن کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ ایمان لانا اور جماعت میں داخل ہونا کوئی پھولوں کی سیج نہیں ہے اور نہ یہاں نفس کے موٹا کرنے کے سامان ہیں نہ یہاں لڈو بٹتے ہیں اور نہ یہاں دنیاوی فوائد حاصل کرنے کا سامان ہے بلکہ یہاں تو دولت حشمت۔ جان۔ اولاد سب کچھ قربان کر کے ہی انسان اپنے ایمان کی صداقت ثابت کر سکتا ہے اور اس کا اجر اس دنیا میں نہیں بلکہ اس دنیا میں لینے کی امید کر سکتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں مداہنت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مداہنت کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے عقائد کو دنیوی فوائد پر قربان کر دے ایسے کچے ایمان کی الٰہی جماعتوں کو کوئی ضرورت نہیں ہے جو دنیا سے اس قیمت پر صلح کرنے کہ انسان اپنے دینی عقائد کو بیچ دے اس طرح مداہنت ایک نہایت سخت برائی ہے۔ جس سے انسان کو بچنا چاہیئے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ جیسا کہ بعض وقت غلطی سے سمجھا جاتا ہے کہ ہم رواداری۔ نرمی اور اطاعت کے اصولوں کو فراموش کر دیں اور انسانیت۔ اخلاق اور ملک و قوم کی بغاوت کرنے پر اتر آئیں۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دین پر استقامت کی تلقین فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ دین کے لئے ہمیں ہر ایک آزمائش کی بھٹی میں جلنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ وہاں اس نے ہمیں دوسروں کے ساتھ رواداری سلوک کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ہم دین کے بارے میں بھی دوسروں سے مجادلہ کریں تو وہ بھی احسن طریق سے ہونا چاہیئے۔ ادب و لحاظ کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنا چاہیئے بلکہ استقامت کے ساتھ نہایت نرمی سے حق کو پیش کرنا چاہیئے۔ نہ تو مداہنت ہونی چاہیئے اور نہ بدتہذیبی کا مظاہرہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون جیسے باغی سے کلام کرنے میں نرمی اور لینت اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چاہیئے کہ اپنے عقائد پر پہاڑ کی طرح قائم رہ کر باد صبا کی طرح نرم کلام کریں۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تتبع میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس کا نمونہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ جہاں آپ نے ملکی قانون کی پابندی اور حکومت کی اطاعت کی تلقین فرمائی ہے۔ وہاں آپ نے انگلستان کے ملکہ قیصرہ ہند کو صاف صاف لفظوں میں جتلا دیا کہ وہ ایک مردے کی پرستش کرتی ہے۔ اس کو اسلام یعنی زندہ دین اختیار کرنا چاہیئے۔

اس طرح رواداری۔ گفتگو میں لینت اطاعت حکومت جہاں نیک اعمال میں شامل ہیں۔ مداہنت ایک بدی ہے جس سے ہمیں بچنا چاہیئے۔ رواداری۔ اطاعت اور لینت اپنی اپنی جگہ پر نہایت اعلیٰ اسلامی اخلاق ہیں اور جرأت اور شجاعت کا نشان ہیں۔ لیکن مداہنت بزدلی پر دلالت کرتی ہے اور خدمت دین میں بزدلی کا کوئی مقام نہیں بلکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ایمان کے ساتھ ابتلا میں پڑنا ضروری ہے۔ اور خدا کی راہ میں سختیاں اٹھانا ضروری ہے۔

خدام الاحمدیہ کے قیام کی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاق سیکھیں

اور

پابندیٔ نماز کی عادت ڈالیں

مغربی کھیلوں کی بجائے دیسی کھیلیں کھیلنے کی نصیحت

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۴۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

نوجوانانِ جماعت سے خطاب

قسط چہارم

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض بہادر بنانا ہے۔ اور بہادری کا ایک حصہ سچ بھی ہے۔ بغیر سچ کے کوئی شخص بہادر نہیں ہو سکتا۔ مگر

سچ کے یہ معنی نہیں

کہ تم ہر بات بیان کر دو۔ اگر ایک ڈاکو تم سے پوچھتا ہے کہ تمہارے ماں باپ اپنا روپیہ گھر میں کہاں رکھتے ہیں۔ یا چور پوچھتا ہے کہ تمہاری بہن یا تمہاری بیوی کا کتنا زیور ہے اور وہ کہاں رکھا ہوا ہے۔ تو تمہارا یہ کام نہیں کہ اسے اپنے زیورات کی فہرست بتاؤ اور کہو کہ ہم فلاں جگہ رکھا کرتے ہیں

سچ کے معنے

صرف یہ ہیں کہ جو بات بیان کی جائے۔ وہ بالکل صحیح ہو۔ مگر جو بات تم بیان نہیں کرنا چاہتے اس کے متعلق صاف طور پر کہہ دو کہ میں بیان کرنا نہیں چاہتا۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ تم ہر بات بیان کرو۔ مرد و عورت کے آپس میں تعلقات ہوتے ہیں۔ مگر کوئی شخص ان تعلقات کا ذکر دوسرے کے پاس نہیں کرتا بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو عورت اپنے مرد کے تعلقات کا ذکر اپنی کسی سہیلی سے بھی کرتی ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ اب کیا وہ عورت سچ نہیں بولتی۔ سچ ہی بول رہی ہوتی ہے۔ مگر اس سچ بولنے پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے لعنت برستی ہے۔ کیونکہ وہ

بے حیائی کی باتیں

ہوتی ہیں۔ پس ہر بات کو بیان کرنا سچ نہیں بعض دفعہ وہ بات بیان کرنا ظلم کا موجب ہوتا ہے بعض دفعہ اخلاق کے خلاف ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ بے حیائی کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن بہرحال انسان کا یہ فرض ہے کہ جب وہ کسی بات کو بیان کرے تو سچ بیان کرے۔ پس تم سچ بولو۔ اور اگر کسی بات کا چھپانا ضروری ہو تو بے شک اس کو چھپا لو۔ تمہیں کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ کہ تم ضرور ہر بات بیان کرو۔ بعض باتوں کے بیان کرنے سے شریعت انسان کو روکتی ہے۔ ایسی باتوں کے متعلق یہی حکم ہے کہ انہیں مت بیان کرو کیونکہ شریعت ان کو بیان کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔

یہ اغراض ہیں جو خدام الاحمدیہ کے قیام کی ہیں۔ پھر

خدام الاحمدیہ کی سب سے بڑی غرض

یہ ہے کہ وہ احمدی اخلاق سیکھیں نیکی کے کام بجا لائیں اور پابندیٔ نماز کی عادت ڈالیں۔ تمہارا فرض ہے کہ تم سست لوگوں کے پاس جاؤ۔ اور ان میں نماز باجماعت کی پابندی کی عادت پیدا کرو۔ مگر جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ پر بھی کہا تھا۔ ناجائز دباؤ سے کام مت لو۔ اسی طرح جتنا بڑا کوئی عہدہ دار ہو۔ اسے اتنا ہی چست اور

عملی کام کرنے والا

ہونا چاہیئے۔ مگر آج کل مصیبت یہ ہے کہ بڑے آدمی خیال کرتے ہیں کہ ہاتھ سے کام کرنا ان کی ہتک کا موجب ہے۔ حالانکہ میرے نزدیک جو شخص ہاتھ سے کام نہیں کرتا۔ وہ حرام خور ہے۔ خدا نے انسان کو ہاتھ اس لئے نہیں دیئے۔ کہ وہ ان سے کوئی کام نہ لے۔ بلکہ ہاتھ کام کرنے کے لئے ہی خدا نے دیئے ہیں۔ پس جس طرح خدا تعالیٰ نے زبان دی ہے۔ اور زبان کا استعمال نہ کرنا گناہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے پاؤں دیئے ہیں۔ اور پاؤں کا استعمال نہ کرنا گناہ ہے اسی طرح خدا تعالےٰ نے ہاتھ دیئے ہیں۔ اور ہاتھوں کا استعمال نہ کرنا بھی گناہ ہے۔ جو شخص قیدی بن کر چارپائی پر لیٹا رہتا ہے۔ اور اپنے ماتحتوں کو حکم دیتا رہتا ہے کہ اس طرح کرو اور اس طرح کرو۔ وہ حرامخوری کرتا ہے۔ پس ہر شخص کو اپنے ہاتھوں سے کام کرنا چاہیئے۔ اسی لئے خدام الاحمدیہ روزانہ ہاتھوں سے مشقت کا کام کرتے ہیں۔ اور ایک دن خاص طور پر سب لوگوں کو اس میں شریک ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ اس قسم کے اجتماعی عمل کی غرض یہی ہے۔ کہ ہر انسان ان نعمتوں کا شکر ادا کرے۔ جو خدا تعالیٰ نے اس کو عطا کی ہیں۔ وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ میں بڑا ہوں۔ اور لوگ بے شک کام کریں۔ مگر میں نہیں کر سکتا۔ وہ

شرم و حیا سے عاری

انسان ہے۔

پس جو تمہارے عہدہ دار ہیں۔ انہیں زیادہ کام کرنا چاہیئے۔ اور مرکزی عہدہ داروں کو کاموں میں خود حصہ لینا چاہیئے۔ اب تو اس طرح ہوتا ہے کہ عہدہ دار معتمد کو ہدایت بھیج دیتا ہے۔ اور معتمد آگے ہدایت بھیجدیتا ہے۔ لیکن آئندہ کے لئے عہدہ داروں کو خود محلوں میں جا جا کر خدام کا کام دیکھنا چاہیئے۔ اسی طرح سکرٹریوں کو چاہیئے کہ وہ بھی خود بار بار محلوں میں پھر کر کام کی نگرانی کریں۔ صرف ہدایت لکھ کر بھیجدینی کافی نہیں ہے۔ میرے نزدیک تمام مرکزی عہدیداران کو ہفتہ میں دو تین بار ضرور عملی کام میں شریک ہونا چاہیئے۔ اور خدام میں بیٹھ کر ان سے باتیں کرنی چاہئیں۔ اسی سلسلہ میں میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ بعض مشورہ کے قابل امور ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں صرف عہدہ دار شامل ہو سکتے ہیں۔ مگر جب کسی اجتماع کے موقعہ پر سب لوگ اکٹھے ہوں۔ تو پھر

سب سے مشورہ لینا چاہیئے

اور اس غرض کے لئے ایسے اجتماع میں مشورہ کے قابل امور کو پیش کرنا چاہیئے۔ اور ہر ایک کو رائے دینے کی آزادی حاصل ہونی چاہیئے میرے نزدیک ایسے جلسوں سے پہلے جماعتوں کو لکھ کر ان سے دریافت کر لینا چاہیئے کہ انہیں کام میں کیا کیا دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ اور پھر ان مشکلات پر بحث کر کے

آئندہ کے لئے سکیم

بنانی چاہیئے۔ مثلاً ایک سوال یہ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض لوگوں کو جب کوئی ہدایت دی جاتی ہے۔ تو وہ اسے مانتے نہیں ان کا کیا علاج ہونا چاہیئے۔ اور اگر غور کیا جائے تو کئی تدابیر سامنے آجائیں گی۔ جو دلچسپ اور مفید ہونے کے علاوہ عقلی ترقی کا موجب ہوں گی۔ اسی طرح اگر کوئی دقت ہو۔ تو اسے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تمام خدام کے سامنے رکھا جائے

اس کا فائدہ یہ ہوگا

جب خدام کی اکثریت کے فیصلہ کو نافذ کیا جائے گا۔ اس پر زیادہ کامیابی کے ساتھ عمل کیا جا سکے گا۔ ہر شخص کہے گا کہ یہ فیصلہ ہم نے خود کیا ہے۔ اس لئے اس کی تعمیل ضروری ہے۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ آئندہ ایسے اجلاسوں میں

اہم امور کے متعلق

لوگوں سے مشورے لینے چاہئیں۔ اور ان کے مطابق اپنی سکیمیں بنانی چاہئیں۔ باقی نظام کی روح ضرور قائم رکھنی چاہیئے یعنی لوگ شور نہ مچائیں۔ اور صدر کی اجازت کے بغیر نہ بولیں۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں۔ جو

آداب کے خلاف

ہو۔

اسی طرح عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ

خدام سے ذاتی واقفیت پیدا کریں

یہاں تک کہ وہ کسی کو دیکھتے ہی پہچان لیں کہ یہ خدام الاحمدیہ کا ممبر ہے۔

پس ذاتی واقفیت کو جتنا بڑھا سکتے ہو بڑھاؤ۔ اب تو ہماری جماعت لاکھوں کی تعداد میں ہے پھر بھی جلسہ سالانہ کے ایام میں باوجود کوفت اور تکلیف کے میں سب سے مصافحہ کرتا ہوں اور اس طرح ہر سال کچھ نہ کچھ نئے لوگوں سے واقفیت ہو جاتی ہے۔ خدام الاحمدیہ کے لئے تو ابھی کافی موقع ہے کہ وہ اپنی واقفیت کو وسیع کریں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس نقص کی وجہ سے کہ لوگ ایک دوسرے سے ملتے کم ہیں۔ بعض دفعہ شہری جماعتیں بھی ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتیں۔ میرے نزدیک اس طرح بھی خدام الاحمدیہ کا امتحان لینا چاہیئے کہ عہدیدار خود اپنے خدام کا انٹرویو کرائے اور ان کے حالات بیان کرے۔ اس طرح پتہ لگ جائے گا کہ عہدیدار ان سے واقف ہے یا نہیں۔ اس طرح دلوں میں بشاشت اور امنگ پیدا ہو جاتی ہے اور کام میں ترقی ہوتی ہے۔ پھر میرے نزدیک اس دفعہ کے پروگرام میں یہ بھی غلطی ہے کہ کام کی ٹریننگ کے متعلق بہت کم تقریریں رکھی گئی ہیں صرف وعظ کے طور پر بعض تقریریں رکھ دی گئی ہیں۔ حالانکہ انہیں بتانا یہ چاہیئے تھا کہ اب تک کام میں کیا کیا دقتیں پیش آئی ہیں اور ان دقتوں کا حل انہوں نے کیا تجویز کیا ہے۔ جو زیادہ سمجھ دار عہدیدار ہیں یا مرکز میں رہتے ہیں انہیں تفصیلاً یہ تمام باتیں بیان کرنی چاہئیں تھیں کہ خدام کی تنظیم کے کام میں ان سے کام لینے کے دوران میں کیا کیا دقتیں پیش آئیں۔ انہوں نے ان کا کیا علاج تجویز کیا اور کس طرح ان دقتوں کو دور کیا۔ ایسے مضامین پر زیادہ زور دینا چاہیئے تھا تا دوسرے لوگ بھی فائدہ اٹھا سکتے اور وہ یہاں سے خدام الاحمدیہ کے کام کو سیکھ کر جاتے۔

کھیلوں کے متعلق

بھی میں خدام کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آجکل کی ورزشیں ایسی ہیں جو امیر اور غریب میں فرق کرتی ہیں۔ آپ لوگ جو گاؤں والے ہیں کرکٹ نہیں کھیل سکتے۔ کیونکہ آپ کا اگر ایک لڑکا بھی سکول میں پڑھتا ہے تو آپ ہیڈ ماسٹر کی خوشامدیں کرتے پھرتے ہیں کہ میرے لڑکے کی فیس معاف کر دیں۔ پھر اگر وہ لڑکا پاس ہو جائے تو آپ لوگوں کا بڑا معیار یہ ہوتا ہے کہ وہ کہیں نائب مدرس ہو جائے یا پٹواری بن جائے یا کانسٹیبلوں میں بھرتی ہو جائے۔ آپ لوگوں کے پاس بھلا کہاں طاقت ہے کہ آٹھ دس روپے کا بلا خریدیں اور وہ بھی دو مہینہ کے بعد ٹوٹ جائے۔ پھر آپ لوگوں کو یہ کہاں توفیق ہے کہ روپیہ ڈیڑھ روپیہ کا گیند لیں جس پر اگر چند چھینٹیں بھی لگ جائیں تو وہ ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور ضرورت ہوتی ہے کہ اس کی بجائے دوسرا گیند لایا جائے۔ آپ لوگوں کے لئے تو

سب سے بڑی ورزش یہ ہے

کہ جتنا دوڑ سکتے ہوں دوڑیں۔ کھلے میدان آپ کے سامنے ہوتے ہیں اور جتنا دوڑنا چاہیں دوڑ سکتے ہیں۔ شہری جو آپ کے بھائی ہیں وہ بھی خدا کے بندے ہیں جیسے آپ ہیں۔ مگر جب وہ سفید فلالین کی پتلونیں پہن کر اور آدھی آدھی باہوں کی ٹول کی قمیصیں پہن کر نکلتے ہیں تو زمیندار سمجھتے ہیں کہ شاید وہ کسی ساہوکار کے بیٹے ہیں یا انہیں گورنمنٹ میں کوئی بڑا عہدہ حاصل ہے۔ جب وہ سفید پتلونیں اور پیٹیاں لگا کر اور آدھی آدھی باہوں کی قمیص پہن کر کرکٹ کھیلنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں تو زمیندار دور کھڑے ہو کر انہیں دیکھنے لگ جاتے ہیں اور ہر ایک بیٹ کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ شاید بی اے یا ایم اے تو یہ کوئی خاص ہنر سکھایا گیا ہے اور کالج کا طالب علم بھی جب ہٹ مار کر اور تکبر سے گردن موڑ کر چلتا ہے تو سمجھتا ہے کہ سارے زمیندار جن میں سے کوئی اس کا دادا ہوتا ہے اور کوئی اس کا پردادا ہوتا ہے جانور ہیں۔ پھر کرکٹ کے لئے اتنی بڑی فیلڈ ہونی چاہیئے جو ہماری اس مسجد اقصیٰ سے اپنی وسعت میں چار گنے بلکہ سات آٹھ گنے زیادہ ہو۔ اور اتنی بڑی فیلڈ صرف بائیس آدمیوں کے کھیلنے کے لئے کافی ہوتی ہے تم سمجھ سکتے ہو کہ اگر صرف بائیس آدمیوں کے کھیلنے کیلئے اتنی بڑی فیلڈ کی ضرورت ہو سکتی ہے تو شہروں اور گاؤں کیلئے کتنی فیلڈوں کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً پھیروچیچی میں چار پانچسو مرد ہیں اگر وہ سب کرکٹ کھیلیں تو انہیں ۲۲-۲۳ فیلڈوں کی ضرورت ہوگی بھلا اتنی زمین وہ کہاں سے لا سکتے ہیں۔ یہ تو صرف پھیروچیچی کا حال ہے جو ایک گاؤں ہے لاہور کی پانچ لاکھ آبادی ہے جس میں سے اڑھائی لاکھ مرد ہیں اور گو اب عورتیں بھی کھیل میں شامل ہوتی ہیں۔ لیکن اگر مردوں کے لئے ہی فیلڈیں ہوں تو ساڑھے ہزار ایکڑ زمین کی ضرورت ہوگی۔ تب کہیں صرف لاہور والے کرکٹ کھیل سکتے ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی کھیلیں ہیں اور کیا دنیا کا کوئی معقول انسان ان کھیلوں کو ہر جگہ رائج کر سکتا ہے۔ یہ تو

یورپ والوں کی کھیلیں ہیں

جہاں امیر اور غریب کو الگ الگ رکھا جاتا ہے وہاں ایسے ایسے لوگ ہیں جو ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ سے پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ سالانہ کی آمد رکھتے ہیں۔ مگر یہاں سارے ضلع گورداسپور کے بڑے بڑے زمینداروں . . . کی آمد کو اکٹھا کیا جائے تو وہ وہاں کے ایک شخص کی آمد کے دسویں حصہ کے برابر بھی نہ ہو۔

بنیں گی پھر وہاں جو تاجر ہیں وہ بیس بیس تیس تیس چالیس چالیس بلکہ پچاس پچاس کروڑ روپیہ سرمایہ رکھتے ہیں۔ اور جو درمیانی طبقہ کہلاتا ہے وہ بھی ایسا ہوتا ہے جس کے ہر فرد کی دو تین ہزار روپیہ آمد ہوتی ہے اور غریب مزدور بھی وہاں سو سے تین سو روپیہ تک کماتا ہے۔ مگر ہمارے گاؤں کے مزدور کو تو صرف تین چار روپیہ مہینہ پڑتا ہے پس یہ کھیلیں ہمارے لئے موزوں نہیں یہ تو یورپ کے مالدار لوگوں نے اپنے بچوں کے لئے بنائی تھیں تاکہ وہ دوسرے لوگوں سے مل نہ سکیں کہتے ہیں اس سے کیریکٹر بنتا ہے اور امیرانہ اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے لوگوں نے بندر کی طرح ان کی نقل کرنا شروع کر دی اور اس بات کو سمجھا ہی نہیں کہ یہ کھیلیں

امیر اور غریب میں تفرقہ

ڈالنے والی ہیں اور طالب علم کا دماغ بالکل خراب کر دیتی ہیں اور اسے بالکل پاگل بنا دیتی ہیں۔ وہی طالب علم جو گاؤں کا رہنے والا ہوتا ہے کالج میں تعلیم حاصل کر کے اپنے آپ کو کوئی الگ مخلوق سمجھنے لگ جاتا ہے اور جب اپنے گاؤں میں واپس جاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ لڑکے گلی ڈنڈا کھیل رہے ہیں یا اپنے پردادا کے زمانے کا سوٹا کہ اسی کا کھدو انہوں نے بنایا ہوا ہے اور درخت کی لکڑی کاٹ کر اس کے ساتھ کھیل رہے ہیں تو وہ ناک بھوں چڑھا لیتا ہے اور خیال کرتا ہے . . . . کہ میں کس وحشی ملک میں آگیا ہوں حالانکہ سچی بات تو یہ ہے کہ جو کھیلیں گاؤں کے لوگ کھیلتے ہیں وہی اصلی کھیلیں ہیں اور ان سے بڑھ کر کوئی کھیل نہیں۔ ابھی میں پچھلے دنوں ایک دن سیر کے لئے دریا پر گیا تو ایک گاؤں سے گزرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ دو لڑکوں کے ہاتھ میں درخت کی چھڑیاں ہیں اور وہ ایک کھدو کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ وہ کھیلتے کھیلتے دوڑیوں پر بھی چلے جاتے تھے۔ کھیتوں میں بھی گھس جاتے تھے۔ نوں میں بھی دوڑتے پھرتے تھے۔ اور ایک ادھر سے اس کھدو کو سوٹی مارتا تھا اور ایک اُدھر سے۔ میں نے دیکھا تو کہا یہ وہ کھیل ہے جس میں سارا پھیروچیچی شامل ہو سکتا ہے۔ جس میں سارا لاہور شامل ہو سکتا ہے۔ اور جس کے لئے کسی خاص فیلڈ کی ضرورت نہیں۔ جہاں زمین نظر آئی کھدو پھینکا اور کھیلنا شروع کر دیا یہ کھیلیں ہیں جو ہمارے ملک کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور یہی کھیلیں خدام الاحمدیہ کو کھیلنی چاہئیں۔ میں جانتا ہوں کہ ٹوپیوں والے اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شہروں میں رہ کر ہندوستانی نہیں رہے۔ ان کی شکلیں بے شک ہندوستانیوں کی ہیں اُن کا رنگ بے شک ہندوستانیوں کا ہے ان کی زبان بے شک ہندوستانیوں کی ہے۔ ان کے ماں باپ بے شک ہندوستانی ہیں ان کی بیویاں بھی بے شک ہندوستانی ہی ہیں۔ مگر ان کے اندر انگریزی خون کی ایسی پچکاری بھر دی گئی ہے کہ اب وہ ہندوستانیوں کی نہیں بلکہ یورپین لوگوں کی نقل کرنا باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔ وہ آج بے شک اس پر فخر کریں۔ مگر کل جب قوم میں بیداری پیدا ہوگی اس وقت انہیں نظر آئے گا کہ انہوں نے اپنی زندگیاں تباہ کر دی ہیں۔ آخر تم کرکٹ کھیل کر کس طرح زمینداروں کی راہنمائی کر سکتے ہو۔ ہاں کھدو کھیل کر تم ان میں ضرور رہ سکتے ہو۔ پس کالج کا لڑکا جس کی

تعلیم کی غرض

ہی یہی ہے کہ وہ زمینداروں کو فائدہ پہنچائے وہ اپنی زندگی کو تباہ کرنے والا ہے۔ جب تک وہ گاؤں میں جا کر زمینداروں کی سی زندگی بسر کرنے کی عادت نہیں ڈالتا۔ جب تک وہ سرسوں کا ساگ اور جوار کی روٹی نہیں کھاتا۔ جب تک وہ کھدو کھونڈی سے کھیلنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اس وقت تک وہ اپنی تعلیم سے زمینداروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ وہ یہی سمجھتے ہیں کہ پاگل خانے کا کوئی آدمی اچھے کپڑے پہن کر آگیا ہے۔ دیکھو

حدیثوں میں آتا ہے

صحابہؓ کہتے ہیں امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نکلم الناس علیٰ قدر عقولھم۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ ہم لوگوں کی عقل کے مطابق گفتگو کیا کریں۔ پس لوگوں کی عقلوں کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب تم سادہ خوراک کھاؤ۔ سادہ لباس پہنو۔ سادہ کھیل کھیلو۔ مثلاً میرو ڈبہ کھیلو یا کھدو کھونڈی کھیلو۔ انگریزی کھیلیں فٹ بال اور کرکٹ وغیرہ ہندوستانیوں کے لئے موزوں نہیں۔ یہ انگریز امراء نے اپنے بچوں کے لئے ایجاد کی تھیں اور امیر اور غریب میں فرق کرنے والی ہیں۔ ان کھیلوں کا یہاں کھیلنا اپنے

ملک کے ساتھ دشمنی ہے۔ بلکہ انسانیت کے ساتھ بھی دشمنی ہے ہماری زندگی تو ایسی سادہ ہونی چاہیئے کہ گاؤں والے بغیر شرم کے ہمارے پاس آسکیں اور ہم بغیر شرم کے اُن کے پاس جا سکیں۔

مَیں امید کرتا ہُوں

کہ آئندہ جو کھیلیں ہونگی وہ اس قسم کی ہونگی اور ان میں میری ہدایات کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ تم وہ کھیلیں کھیلو جو تمہاری آئندہ زندگی میں کام آئیں۔ مثلاً گھوڑے کی سواری نہایت مفید چیز ہے۔ مَیں بچپن میں جب گھوڑے کی سواری سیکھنے لگا۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے (آپ اس وقت تک خلیفہ نہیں ہوئے تھے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی بات ہے) مجھے فرمایا میاں یوں سواری نہیں آتی۔ گھوڑے کی سواری سیکھنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ انسان پہلے گدھے پر بغیر پالان کے چڑھے جب گدھے کی سواری آجائے تو پھر گھوڑے کی سواری خود بخود آجاتی ہے اس کے بعد فرمانے لگے۔ ہم نے بھی اسی طرح سواری سیکھی تھی ہم گدھے پر سوار ہوتے تھے تو وہ دولتیاں مارتا تھا۔ اور اچھلتا کودتا تھا۔ ہم بھی خوب اچھلتے اور اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑنے کی کوشش کرتے اس طرح لاتیں موڑ توڑ کر بیٹھنے کی عادت ہوگئی کہ گدھا لاکھ اچھلتا کودتا ہم وہیں بیٹھے رہتے۔ تو گھوڑے کی سواری سے پہلے گدھے کی سواری بھی آنی چاہیئے۔ اور زمینداروں کے لئے اس میں کوئی دقت نہیں۔ چھوٹے چھوٹے زمیندار لڑکے کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ پاس سے گدھا گذرتا ہے اس پر فوراً ایک ادھر سے پلاکی مار کر اس پر بیٹھ جاتا ہے اور دوسرا اُدھر سے پلاکی مار کر اس پر چڑھ جاتا ہے اور تھوڑی دیر سواری کرنے کے بعد ہنستے ہوئے اتر جاتے ہیں مگر شہر والوں کو یہ نعمتیں کہاں میسر ہیں۔ وہ تو جب تک کاٹھی نہ ہو اور بڑھیا ہوا گھوڑا نہ ہو۔ اس پر سوار ہی نہیں ہو سکتے

بہرحال گھوڑے اور گدھے کی سواری بھی نہایت مفید چیزیں ہیں۔ اسی طرح اور دیسی کھیلیں ہیں۔ ان سے تمہارا جسم مضبوط ہوگا۔ نوکری تمہیں آسانی سے مل سکے گی گھروں کی حفاظت کر سکوگے۔ کوئی ڈوب رہا ہوگا۔ تو اُس کو نکال لوگے۔ آگ لگی ہوئی ہوگی تو اسے کو بجھا سکوگے۔ غرض یہ

کھیل کی کھیل ہے اور کام کا کام

کہتے ہیں ایک پنتھ دو کاج اس سے بھی دونوں فائدے حاصل ہو سکتے ہیں کھیلوں کا فائدہ بھی اور کاموں کا فائدہ بھی۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ باہر سے جو دوست آئے ہوئے ہیں وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ یہ صرف کھیلیں نہیں۔ بلکہ ان میں کئی حکمتیں ہیں۔ پس کھیلو اور خوب کھیلو اور مت سمجھو کہ یہ دنیا ہے جو باپ اپنے بچہ کو کھیلنے نہیں دیتا وہ یاد رکھے کہ جس بچے نے کھیل میں اپنے ہاتھ مضبوط نہ کئے وہ کھیتی باڑی بھی نہیں کر سکے گا۔ وہ ہل بھی نہیں چلا سکے گا۔ اور وہ دنیا کے اور کاموں میں بھی حصہ نہیں لے سکے گا۔ پس تم

اپنے بچوں کو کھیلنے دو۔

بلکہ اگر تمہارا کوئی بچہ نہیں کھیلتا تو اسے مارو کہ تو کھیلتا کیوں نہیں۔ کودنا پھاندنا۔ دوڑیں لگانا تیرنا گھوڑے اور گدھے کی سواری کرنا۔ یہ بڑے مفید کام ہیں۔ تم ان چیزوں کو سیکھو اور سکھاؤ۔ اور انہیں دنیا نہ سمجھو۔ بلکہ دین کا حصہ سمجھو۔

درخواستِ دُعا

مکرم اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار جدید کالاتھ ہاؤس گول بازار کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ نیز ان کا لڑکا عبدالغفار ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے والدین بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے انکی صحت یابی اور بریت کیلئے درخواست دعا ہے

عبداللطیف خوشنویس محلہ دارالنصر ربوہ

خطوط لکھنے والے احباب کی خدمت میں ضروری اطلاع

(از حضرت حافظ سید مختار احمدؐ صاحب شاہجہان پوری۔ ربوہ)

احباب اکرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مَیں ہر خط کا جواب دینا فرض بلکہ خط بھیجنے والے کا قرض سمجھتا ہوں۔ مگر گذشتہ دو ڈیڑھ ماہ سے میرے زیادہ ضعیف و نحیف ہو جانے کی وجہ سے بتدریج خطوط کے جواب میں کمی آتی گئی۔ یہاں تک کہ ایک آدھ کارڈ لیٹے لیٹے پنسل سے لکھ دینے کی صورت بھی نہ رہی بلکہ لکھوا دینے میں بھی ہمت نہ رہی۔

اب میری حالت بظاہر نزاکت کی انتہائی حد تک پہنچ چکی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہوا اور اس نے موقع عطا فرمایا تو میں آمدہ خطوط کا ضرور جواب دوں گا ورنہ احباب اکرام مجھے معذور متصور فرمائیں اگر خط بھیجنا چاہیں تو کارڈ پر نہایت مختصر الفاظ تحریر فرمایا کریں۔ ممکن ہُوا تو جواب دے دیا جائے گا۔

والسلام

طالبِ دعائے خاتمہ بالخیر

خاکسار مختار احمدؐ شاہجہان پوری ۳ / اکتوبر ۱۹۶۰ء

دوست چندہ امداد درویشان کو یاد رکھیں

یہ ایک اہم جماعتی ذمہ داری ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب مدظلہ العالی)

کچھ عرصہ سے (خصوصاً جب سے کہ میں ام مظفر احمد کی بیماری کے تعلق سے لاہور آیا ہوا ہوں) دفتری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ چندہ امداد درویشان میں کافی کمی آگئی ہے۔ جس سے مجھے اس قرآنی نکتہ کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے کہ خواہ کوئی کام کیسا ہی مبارک اور اہم ہو اس کے لئے بار بار تذکیر یعنی یاد دہانی کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ احباب جماعت میں غفلت پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سو میں اس مختصر نوٹ کے ذریعہ تمام مخلص بھائیوں اور بہنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ امداد درویشان کا چندہ ایک اہم جماعتی ذمہ داری ہے۔ جس کی طرف سے مخلصین جماعت کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ جو درویش (اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کے مطابق حقیقۃً "درویش ہیں) اس وقت قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دھونی رمائے بیٹھے ہیں وہ دراصل اس کام میں ساری جماعت کے نمائندہ ہیں اور ان کی خدمت ایک بھاری جماعتی خدمت ہے جو یقیناً خدا کے حضور بڑے ثواب کا موجب ہے۔ کیونکہ ان میں سے اکثر بڑی تنگی کی حالت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اپنی طاقت اور خدائی توفیق کے مطابق ان کی امداد کریں یہ امداد موجودہ حالات میں زیادہ تر دو طرح سے کی جاتی ہے:-

(۱) اول جن درویشوں کے عزیز و اقارب پاکستان میں ہیں اور وہ اپنے عزیز درویشوں کی امداد سے محروم ہیں ان کی مالی امداد کا انتظام کرنا۔ جس میں بوڑھے والدین کی امداد یا بیوہ بہنوں کی امداد یا قریبی عزیزوں کی شادی کے موقعہ پر امداد یا پاکستان میں تعلیم پانے والے بچوں کی امداد وغیرہ شامل ہے۔

(۲) جو درویش وقتاً "فوقتاً" پاکستان آتے رہتے ہیں اور یہاں آکر ان میں سے اکثر قریباً قلاش ہوتے ہیں ان کی پاکستان میں ضروری امداد کا انتظام کرنا تاکہ وہ ربوہ کی زیارت سے مشرف ہو سکیں اور تازہ مذہبی لٹریچر خرید سکیں اور اپنے ویزا کے مطابق اپنے عزیزوں سے بھی ملاقات کر سکیں جن میں سے بعض دور دراز کے شہروں میں آباد ہیں۔ اور ان کے پاس پہنچنا کافی اخراجات کا متقاضی ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

پس میں جماعت کے مخلص اور مخیّر اصحاب سے پھر ایک دفعہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ من کان فی عون اخیہ کان اللّٰہ فی عونہ "یعنی جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی مدد میں لگ جاتا ہے" اور یہاں تو کسی عام بھائی کی امداد کا سوال نہیں۔ بلکہ خاص حالات میں اپنے ان مخلص بھائیوں کی امداد کا سوال ہے جو ساری جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دارالامان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔

خاکسار

مرزا بشیر احمدؐ

یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء

دُعائے مغفرت

میری اہلیہ محترمہ سیدہ امۃ العزیز صاحبہ بنت سید امیر حسن صاحب مرحوم بریلوی مورخہ ۳ / اکتوبر ۶۰ء کو ۱۰ بجے شب بعمر ۵۴/۵۵ سال وفات پاگئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ ۴ / اکتوبر ۶۰ء کو بعد نماز ظہر محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہالیانِ ربوہ بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ اور تین بجے بعد دوپہر انہیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحومہ نہایت نیک۔ متقی۔ وفاشعار اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ دو لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں لے اور ان کے بچوں کو دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

(ولایت حسین دکاندار۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۶۰ء کے متعلق ضروری ہدایات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو منعقد ہوگا۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی بجائے الگ موقعہ پر منعقد کرنے کے لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی انہی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ لجنات اماء اللہ اپنے اپنے مشورہ سے مطلع فرمائیں کہ لجنہ اور ناصرات کا اجتماع اکٹھا ہو جائے۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ خود بھی اس اجتماع میں شامل ہوں۔ اور ناصرات الاحمدیہ کو بھی زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کریں۔

سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات اس سال کی جاری ہیں تاکہ ابھی سے لجنات ان کے متعلق پوری پوری تیاری شروع کر دیں۔ اور جن باتوں کے متعلق معین تاریخوں تک مرکز میں اطلاع دینی ضروری ہے ان کی بروقت اطلاع بھجوا دیں۔

(۱) ہر لجنہ کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اجتماع میں ضرور شامل ہو۔ جو لجنات گزشتہ سالوں میں شامل نہیں ہوئیں وہ لجنات خاص طور پر مخاطب ہیں کہ اب تک وہ اس برکت سے محروم رہی ہیں۔ ان کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے قواعد کے مطابق ۲۵ عورتوں میں سے ایک نمائندہ۔ نمائندہ کے پاس لجنہ مقامی کی تحریر ہو کہ ہماری لجنہ کی طرف سے فلاں عورت نمائندہ ہو کر آ رہی ہیں۔ بغیر تحریر کے نمائندگی نہ دی جائے گی۔

(۲) حسب سابق سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا اجلاس بھی ہوگا۔ جس میں لجنہ اماء اللہ کی ترقی و بہبودی کے متعلق غور کیا جائے گا۔ براہ مہربانی تمام لجنات شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ تجاویز مرکز میں بھجوانے سے پیشتر اپنی لجنہ میں ان پر غور کر لیا جائے۔ اور معین الفاظ میں تجاویز بھجوائیں۔ اسی طرح پروگرام سالانہ اجتماع کے متعلق بھی مفید مشورے ارسال فرما دیں یہ تجاویز آخر اگست تک پہونچ جانی چاہئیں۔ تاکہ بروقت ایجنڈا مرتب کر کے بھجوا دیا جا سکے۔

(۳) (بجٹ) سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کے اجلاس میں لجنہ مرکزیہ کا آئندہ سال کے آمد و خرچ کا بجٹ بغرض منظوری پیش ہوگا۔ سال بھر کی آمد کا اندازہ لجنات کی طرف سے آمدہ بجٹ سے ہی لگایا جا سکے گا۔ اس غرض کے لئے براہ مہربانی ۳۰ اگست تک مطلع فرمائیں۔ (۱) آپ کی لجنہ کی کل ممبرات کتنی ہیں۔ (۲) آپ کی لجنہ کا سالانہ بجٹ کیا ہے (۳) آپ نے لجنہ مرکزیہ کو اس کا ۱/۴ حصہ ادرے سال میں بھجوانا تھا۔ وہ کل کتنا ہے۔ اور جو حصہ آپ نے اپنی لجنہ کے اخراجات کیلئے ۳/۴ رکھا ہے۔ وہ کس طریق پر خرچ کیا ہے اس کا سادا حساب ارسال فرما دیں۔

(۴) اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقریری و تحریری مقابلہ جات ہونگے

(۱) تقریری مقابلہ معیار اوّل کے عنوانات حسب ذیل ہوں گے۔ اس معیار میں سیکنڈ ایئر سے ایم۔ اے تک کی طالبات شامل ہو سکیں گی۔ وقت فی تقریر دس منٹ دیا جائے گا۔ لکھا ہوا مضمون پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۱) اسلامی پردہ
(۲) مسلم خواتین کی ترقی و تنظیم میں احمدی خواتین کا حصہ
(۳) حقوق اللہ اور حقوق العباد قرآنی تعلیم کی روشنی میں
(۴) مسئلہ تعدد ازدواج
(۵) عورت ہی معاشرہ کی بنیاد ہے۔

(۲) تقریری مقابلہ معیار دوم:- آٹھویں، دسویں اور فرسٹ ایئر کی طالبات شامل ہو سکیں گی وقت فی تقریر پانچ سے سات منٹ تک دیا جائے گا۔ لکھا ہوا مضمون پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ عنوانات حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) ہمسایہ اور اس کے حقوق (۲) تحریک جدید کی اہمیت۔ (۳) عورت کا درجہ اسلام میں (۴) سادگی (۵) سیرت حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا

(۵) تحریری مقابلہ۔ دینی معلومات معیار اوّل جس کے لئے تین گھنٹے کا پرچہ دیا جائے گا۔ جو مندرجہ ذیل نصاب پر مشتمل ہوگا۔

(۱) کتاب حیات طیبہ مصنفہ شیخ عبد القادر صاحب (نصف اوّل)
(۲) قرآن مجید کے پہلے دو سپارے باترجمہ یاد کرنے
اس کے علاوہ چند سوالات عام معلومات کے متعلق بھی ہوں گے

(۶) تحریری مقابلہ دینی معلومات معیار دوم کا نصاب مندرجہ ذیل ہوگا۔

(۱) قرآن مجید کا پہلا سپارہ معہ ترجمہ یاد کرنا
(۲) کتاب سیرت طیبہ مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (جو آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء میں تقریر فرمائی تھی) اس کے علاوہ عام معلومات پر بھی چند سوالات ہوں گے۔

ان مقابلہ جات کے علاوہ ایک مقابلہ مضمون نگاری کا بھی ہوگا۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات دئے جاتے ہیں۔ حوالہ درج کرنے کے لئے قرآن مجید یا کتاب ساتھ لانے کی اجازت ہوگی۔ بہترین مضمون نگار کو انعام دیا جائے گا۔ اور اس کا مضمون اخبار میں شائع کر دیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل عنوانات مضمون نگاری کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔

(۱) اشتراکیت اور اسلام (۲) مرزا غلام احمد صاحب ہی مسیح موعودؑ ہیں قرآن اور حدیث کی روشنی میں (۳) اسلام میں اختلافات کا آغاز

(۷) تلاوت قرآن مجید کا بھی ایک مقابلہ ہوگا

(۸) چندہ سالانہ اجتماع۔ اجتماع کا سالانہ چندہ لازمی چندہ ہے اور فی ممبر آٹھ آنے کے حساب سے جمع کر کے ابھی سے بھجوانا چاہیئے۔ اپنا حساب بھجواتے وقت تمام لجنات اس بات سے بھی مطلع کریں کہ انہوں نے اجتماع کے لئے کتنا چندہ بھجوایا۔ یہ چندہ لازمی چندہ ہے خواہ ان کا نمائندہ شامل ہو یا نہیں۔

(۹) تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹیں آخر ستمبر یا اکتوبر کے پہلے ہفتہ تک بھجوا دیں

(۱۰) ماہ ستمبر کے آخر میں کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے باقی نصف حصہ کا امتحان ہوگا۔ براہ مہربانی لجنات ابھی سے اس امتحان کی تیاری کرائیں اور امتحان دینے والی ممبرات کے نام بھجوائیں۔ اور معین طور پر لکھیں کہ کتنے پرچے بھجوائیں۔

اس سرکلر کے پہونچنے پر تمام لجنات اطلاع دیں کہ ان کو یہ سرکلر پہنچ گیا ہے اور انہوں نے اپنی اپنی لجنہ میں اس کی تیاری شروع کروا دی ہے۔ والسلام

(سیدہ نصیرہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تعزیتی قرارداد

ہم تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ مرحومہ کی ساری زندگی احمدیت کی خدمت میں گذری۔ باوجود اس کے کہ آپ ہمیشہ صحت کے لحاظ سے کمزور اور بیمار رہتیں پھر بھی جو خدمت آپ کے سپرد کی گئی۔ آپ نے اس کو احسن طریقہ پر سرانجام دیا اور ۱۵ سال تک مصباح کی مدیرہ کی خدمات بھی بجا لائیں۔ آپ کی خدمات ہمیشہ تاریخ احمدیت میں بطور یادگار رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اعلیٰ مقام عطا کرے اور محترم مولوی ابو العطاء صاحب اور مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز آپ کے خاندان کو بھی صبر عطا فرمائے (آمین) (لجنہ مرکزیہ و لجنہ ربوہ)

دعائے مغفرت

سید مصدق حسین صاحب معلم وقف جدید دیوبند منڈی گجرات کے والد ماجد محترم سید معین علی شاہ صاحب آف ٹبہ بوٹے شاہ تحصیل گجرات ۱۸/۹/۶۰ کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم نہایت مخلص پاک سیرت بزرگ تھے سلسلہ سے والہانہ محبت اور عشق رکھتے تھے۔ علاقہ میں نیک نام شہرت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (بشیر احمد امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات)

لجنہ اماء اللہ اوکاڑہ کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

۲۲ ستمبر ۱۹۶۰ء بوقت ۴ بجے شام انجمن احمدیہ بخشی بازار ڈھاکہ میں لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ کا جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت بیگم صاحبہ عماد الرحمٰن صاحب ایم اے چیف جسٹس و وائس چانسلر ڈھاکہ یونیورسٹی منعقد ہوا۔ خدا کے فضل سے معزز گھرانوں کی غیر احمدی خواتین نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا جس کے بعد مختلف تقریریں بنگلہ اور اردو زبان میں ہوئیں۔ تقریروں کے دوران نظمیں بھی پڑھی گئیں۔

صدر صاحبہ نے اس جلسہ سیرت پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور دینا معلوم بھی پڑھا۔ آخر میں دعا کے بعد مہمانوں کی تواضع چائے و شیرینی سے کی گئی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا

(زینت ابوبکر لکھنوی۔ ڈھاکہ)

"برآمد بڑھانے کے لئے چائے کا استعمال کم کردیا جائے"

عوام سے وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن کی اپیل

راولپنڈی ۵ اکتوبر مسٹر حفیظ الرحمٰن وزیر تجارت نے کل شام ایک نشری تقریر میں عوام سے اپیل کی ہے کہ انہیں کم چائے پینی چاہیئے تاکہ برآمد کے لئے چائے بچائی جا سکے اور پاکستان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے زرمبادلہ کمایا جا سکے۔

آپ نے کہا پاکستان کو چائے کی برآمد سے سالانہ تین چار کروڑ روپے کا زرمبادلہ دستیاب ہوتا ہے جو پٹسن، سوت اور کپڑے کو چھوڑ کر باقی ماندہ ساری مصنوعات کی برآمد سے حاصل ہونے والے زرمبادلہ سے زیادہ ہے

مسٹر حفیظ الرحمٰن نے کہا موجودہ صورت حال میں پاکستانی عوام کے لئے دو راستے ہیں (۱) جتنی چائے چاہیں پیتے جائیں اور ترقیاتی کاموں کے لئے زرمبادلہ کے حصول کو بالکل بھول جائیں (۲) چائے کم پئیں تاکہ برآمد کے لئے چائے کی اچھی خاصی مقدار بچ رہے اور پاکستان اپنے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے ضروری ساز و سامان حاصل کرنے کے قابل ہو سکے۔

مسٹر حفیظ الرحمٰن نے بتایا کہ انقلابی حکومت نے چائے کی پیداوار بڑھانے کے کیا اقدامات کئے ہیں آپ نے کہا اس وقت چائے کا زیر کاشت رقبہ ستر ہزار ایکڑ ہے۔ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ اسے ایک لاکھ ایکڑ تک پہنچا دیا جائے اگر یہ مقصد حاصل ہو جائے تو اس صورت میں چائے کی پیداوار آٹھ کروڑ پونڈ سالانہ تک پہنچ جائے گی جو اس وقت پانچ کروڑ ستر لاکھ پونڈ سے زیادہ نہیں۔ آپ نے کہا چائے کے کاشتکاروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ زیادہ اراضی میں چائے بوئیں۔ چائے کے نئے باغات لگائیں۔ موجودہ باغات کی اصلاح کریں اور جن کے پاس زمین نہیں وہ زمین کے حصول کے لئے درخواست پیش کریں۔ وزیر تجارت نے کہا یہ پروگرام ایسا ہے کہ چند برس سے پیشتر اس کا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا کیونکہ چائے کے باغات ایک سال میں تیار نہیں ہو سکتے۔ بہر حال جب تک یہ پروگرام پایۂ تکمیل تک نہ پہنچے۔ اس وقت تک ہمیں موجودہ انتظامات پر کفایت کرنی پڑے گی۔ آپ نے کہا پچھلی فصل میں پانچ کروڑ ستر لاکھ پونڈ چائے پیدا ہوئی تھی اس میں سے ایک کروڑ ستر لاکھ پونڈ چائے برآمد کے لئے مخصوص کر دی گئی تھی اور چار کروڑ پونڈ داخلی ضروریات کے لئے وقف کی گئی تھی۔

حکومت بچوں کی صحیح نشوونما کیلئے مناسب ماحول پیدا کرے گی

صدر ایوب کا اعلان۔ اچھے بچوں کی ہمت افزائی کیلئے تین انعامات

کراچی ۵ اکتوبر بچوں کے عالمی دن کے موقعہ پر صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے ایک نشری پیغام میں کہا۔ حکومت کی کوشش یہ ہے کہ بچوں کے لئے مادی۔ ذہنی اور جسمانی لحاظ سے مناسب ماحول پیدا کر دیا جائے جس میں بچے پرورش پا کر ایسی زندگی بسر کرنے کے قابل بن جائیں۔ جو موجودہ زمانہ کی نسبت زیادہ اچھی ہو۔

پیغام میں کہا گیا ہے آج سارے پاکستان میں بچوں کا عالمی دن منایا جا رہا ہے۔ میں اس موقع پر بچوں کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ دن اس لئے منایا جاتا ہے کہ ہر قوم کے بچوں کی بہبود کا سامان پیدا کیا جائے اور ان کے اور ان کے حرفہ انکی کے لئے نئے وسائل پیدا کئے جائیں۔ بچوں کے امور کے ماہر نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں آج اسی سوال پر غور کر رہے ہیں کہ بچوں کی بہبود کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں حکومت پاکستان نے زندگی کے ہر شعبے میں اصلاحات نافذ کی ہیں تاکہ پاکستانی عوام زندگی کے نئے تقاضے پورے کر سکیں۔ ہر بچے کا فرض ہے کہ وہ نئے حالات و کوائف سے فائدہ اٹھا کر اپنی زندگی سدھارنے کی کوشش کرے تاکہ وہ مستقبل کا اچھا شہری بننے کے قابل ہو سکے۔

صدر نے کہا بچوں کی بہبود کی پاکستانی کونسل نے اچھے بچوں کی ہمت افزائی کے لئے تین انعامات مقرر کئے ہیں۔ پہلا انعام بہادری اور خدمت کا ہے۔ دوسرا انعام اچھا لکھنے والے بچے کو دیا جائے گا اور تیسرا انعام اچھی تصویریں بنانے والے بچے کو دیا جائے گا۔ لیکن اس سے یہ مطلب نہیں سمجھنا چاہیئے کہ جو بچے انعام حاصل نہ کر سکیں وہ دوسروں سے گھٹیا ہیں۔ ہر اچھا کام بذات خود انعام کی حیثیت رکھتا ہے۔ آخر میں صدر نے بچوں کی خوشحالی اور ان کی کامیابی کے لئے دعا کی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق کل کراچی میں چار ہزار بچوں اور بچیوں نے عالمی دن کے سلسلے میں مظاہرہ کیا۔ صدر محمد ایوب خاں نے ان کے مارچ پاسٹ کی سلامی لی۔ اس موقع پر بچوں نے کئی اسلامی کرتب بھی دکھائے۔

کیا آپکو معلوم ہے —— ؟

کیا آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان رقبے کے لحاظ سے انگلستان سے سات گنا بڑا ہے اور دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے؟ کیا آپکو اس بات کا علم ہے کہ مغربی پاکستان رقبے کے لحاظ سے مشرقی پاکستان سے چھ گنا بڑا ہے لیکن اس کی آبادی مشرقی پاکستان کی آبادی سے ایک کروڑ کم ہے۔ کیا یہ بات آپ کو دلچسپ معلوم نہیں ہوگی کہ مشرقی پاکستان میں آبادی کا تناسب ۱۸۵۰ افراد فی مربع میل ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ شرح آبادی ہے مگر بلوچستان (مغربی پاکستان) میں آبادی کی شرح گیارہ افراد فی مربع میل ہے۔

اسی طرح ملک کی جغرافیائی حالت کو دیکھئے مغربی پاکستان میں ایک طرف یعنی جنوب میں سطح مرتفع ہے تو دوسری طرف یعنی شمال اور شمال مغرب میں بلند پہاڑ پھیلے ہوئے ہیں۔ ہنزا کی چھوٹی سی پہاڑی کے شمال میں بیس سے زائد ایسی پہاڑی چوٹیاں ہیں۔ جو چوبیس ہزار فٹ سے بھی بلند ہیں۔ اس کے مقابلے میں یورپ کی بلند پہاڑی چوٹیاں صرف آٹھ ہزار فٹ اونچی ہیں۔ اور امریکہ کی سب سے بلند پہاڑی چوٹی تقریباً سولہ ہزار فٹ اونچی ہے۔ مغربی پاکستان کے برعکس مشرقی پاکستان میں پہاڑوں کا نام و نشان تک نہیں۔ پورے کا پورا صوبہ میدانی علاقہ ہے۔ اور زمین کی سطح سمندر سے کہیں بھی تیس فٹ سے زائد نہیں۔ مشرقی پاکستان کا صرف شمال مشرقی اور جنوب مشرقی علاقہ (سلہٹ اور چٹاگانگ) پہاڑی ہے۔ لیکن اس علاقہ میں بھی قراقرم کے علاقے کی طرح اونچے پہاڑ نہیں پائے جاتے۔

کیا آپ کو یہ معلوم ہے کہ جیکب آباد دنیا کا گرم ترین خطہ ہے اور قطبی علاقوں کے سب سے بڑے گلیشیر بھی پاکستان میں ہی پائے جاتے ہیں۔ "کے ٹو" چوٹی بھی جو دنیا کی دوسری سب سے اونچی پہاڑی چوٹی ہے۔ پاکستان کی پاسبانی کر رہی ہے۔

دوسری طرف مشرقی پاکستان میں بعض ایسے مقامات ہیں جہاں دھواں دھار بارشیں ہوتی ہیں لیکن بلوچستان میں بعض ایسے علاقے بھی ہیں جہاں برسوں سے بارش نہیں ہوئی۔

آپ کو شاید یہ بات معلوم نہ ہو کہ جہاں مغربی پاکستان میں دنیا کا سب سے بڑا آبپاشی کا نظام قائم ہے۔ وہاں مشرقی پاکستان کے سندربن میں بے شمار دلدلی علاقے ہیں جہاں ہر قسم کے جنگلی جانور پائے جاتے ہیں۔

معدنی دولت کے اعتبار سے پاکستان "بلوچستان" نامی دھات کا دنیا بھر میں سب سے بڑا ذخیرہ ہے اسی طرح کھیوڑہ میں نمک کی کانیں دنیا کے عجائبات میں سے ہیں۔

پاکستان جڑی بوٹیوں کے اعتبار سے بھی بڑا دولتمند ہے ان میں سے بعض جڑی بوٹیاں دنیا میں کہیں نہیں ملتیں۔ مشرقی پاکستان کی پٹ سن دنیا بھر میں بہترین مانی جاتی ہے۔

پاکستان کے دونوں حصوں میں پھل بھاری مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ چمن کے انگور۔ شجاع آباد اور ملتان کے آم اور سلہٹ کے سنگترے ان پھلوں میں سے ہیں جو پاکستان میں بہتات سے پیدا ہوتے ہیں۔

پاکستان کی تاریخ بڑی قدیم ہے اسی سرزمین میں دنیا کی ایک پرانی تہذیب نے نشوونما پائی۔ اس کا ثبوت ہڑپہ اور موہنجوداڑو کے کھنڈرات ہیں جو پانچ ہزار سال پرانے ہیں۔

درخواست دعا

میری ہمشیرہ کے داماد ملک محمد شریف آجکل محکمانہ پریشانیوں میں مبتلا ہیں سب بھائی اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے اور ان کو کامیاب فرمائے۔

(مریم بیگم دارالرحمت وسطی ربوہ)

تبرکات قدیمہ نادرہ

میرے پاس اخبار بدر کے ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۷ء تک کے متعدد پرچے اور اخبار الحکم کے ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء سے ۲۶ فروری ۱۹۱۰ء تک کے متعدد پرچے موجود ہیں ان میں حضرت مسیح موعودؑ کی روزانہ کی تازہ وحی مع شرح پیشگوئیاں۔ فتاوے۔ خطبات۔ سفر۔ مکتوبات۔ تقسیر روزمرہ کی مفصل ڈائری مسیح موعود کی اور اخبار قادیان و اخبار ہندوستان و دیگر ممالک وغیرہ غرضیکہ تحریک احمدیت کے متعلق مسیح موعود کے زمانہ کے تمام حالات روزانہ کے آپکے سامنے ہونگے انکے علاوہ عسل مصفی مطبوعہ ۱۹۰۱ء براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۷ء و دیگر کتب قدیمہ موجود ہیں جو احباب تبرکات قدیمہ مفیدہ کی قدر جانتے ہوں اور ان سے مستفیض ہونا چاہتے ہوں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرماویں۔ (حکیم محمود احمد کامل الطب والجراحت سوہدرہ ضلع گجرات)

حکومت افغانستان سے پاکستان کا سخت احتجاج

پاکستان کے خلاف پختونوں کا لشکر جمع کرنے کی کوششیں ناکام رہیں

کراچی ۶ اکتوبر۔ پاکستان کی سرحد پر افغانوں کے معاندانہ جھگڑوں اور پاکستانی سرحد کے اندر افغان لشکر کے گھس آنے کے حالیہ واقعہ کے خلاف سخت احتجاج کرنے کے لئے حکومت پاکستان کی طرف سے افغان حکومت کے نام ایک مراسلہ بھیجا گیا ہے۔ کل مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ نے ڈاکٹر عبدالظاہر سفیر افغانستان کو وزارت خارجہ میں طلب کیا اور پاکستان کا احتجاجی مراسلہ ان کے حوالہ کر دیا۔

مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ پاکستان نے کل کراچی میں بیان دیتے ہوئے حکومت افغانستان کی پھیلائی ہوئی اس مضمون کی اطلاعات کو بالکل غلط اور بے بنیاد قرار دیا کہ روسی فوج ترمیز (سرحد بخارا) پر جمع ہو رہی ہے۔ تاکہ پاکستان کے خلاف افغانستان کی مہم میں مدد دے سکے۔ آپ نے کہا سرحد پار سے مجھے بھی اس قسم کی اطلاع ملی تھی لیکن یہ اطلاع بالکل بے بنیاد ثابت ہوئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کابلی حکومت اس قسم کی افواہیں افغان لشکر کا حوصلہ بلند رکھنے کے لئے پھیلا رہی ہے کیونکہ باجوڑ کی شکست کے بعد افغان لشکر کا دل ٹوٹ چکا ہے۔

اس اثنا میں ڈویژن لائی کے اس پار سے جو اطلاعات پشاور پہنچی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ کابلی ایجنٹوں نے پاکستان کے خلاف افغانستان میں بسنے والے پختونوں کا لشکر جمع کرنے کی جو کوشش کی تھی وہ مٹی میں مل گئی ہے۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ باجوڑ میں کرتوڑ شکست کھانے کے بعد جب کابلی لشکر افراتفری کے عالم میں بھاگا تو افغانستان کے تنخواہ خوار ایجنٹوں نے پشتو بولنے والے افغان قبائلیوں کو پاکستان کے خلاف ایک اور لشکر جمع کرنے کی کوشش کی تاکہ وہ پاکستانی قبائلیوں پر حملہ کرنے کے لئے راستے کھول سکیں لیکن اس معاملہ میں انہیں منہ کی کھانی پڑی۔ کیونکہ ان قبائلیوں کی بہت بڑی تعداد نے سرحد کے اس پار بسنے والے پختون بھائیوں کے خلاف صف آرا ہونے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ درست ہے کہ افغانستان کے بے تنخواہ دار ایجنٹ بعض قبائلی نوجوانوں کو بہلا پھسلا کر جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن جب انہیں باجوڑ میں شکست خوردہ لوگوں کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ باجوڑ میں پاکستانی قبائلیوں نے افغان قبائلیوں کی کیسی درگت بنائی ہے تو وہ خود بخود منتشر ہو گئے۔

موصولہ اطلاعات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے نسبتاً کم مسلح قبائلیوں کے ہاتھوں افغانستان کے بہت زیادہ مسلح اور منظم لشکر کو جو عبرتناک شکست ملی ہے افغانستان کے لوگ اس سے اتنے متاثر ہوئے ہیں کہ افغان حکمرانوں نے جن قبائلیوں کو بہت زیادہ رشوت دے کر اپنا طرفدار بنایا ہوا تھا وہ بھی سرحد کا رخ کرنے سے گھبراتے ہیں۔ اس جگہ اس امر کا یاد دلانا ضروری ہے کہ جن کابلی حکمرانوں نے حملہ آور لشکر کو لوٹ کھسوٹ کے سبز باغ دکھا رکھے تھے انہیں اتنی بھی توفیق نہیں ہوئی کہ باجوڑ میں مجروح ہونے والے نوجوانوں کے لئے خوراک اور طبی امداد بہم پہنچاتی۔ چنانچہ اطلاع ملی ہے کہ متعدد افراد بعض اس لئے ہلاک ہو گئے ہیں کہ انہیں خوراک نہیں ملی یا ان کے زخموں کا علاج نہیں ہو سکا۔

پاکستان میں سرمایہ لگانے کی پیشکش

(بقیہ صفحہ اول)

جو پاکستان کی آئندہ ترقی و خوشحالی کے لئے بہت ضروری ہے اس سلسلہ میں پاکستان کے اپنے مسائل ہیں۔ مثال کے طور پر تجویز یہ ہے کہ ایک بہت بڑے لوہے کے کارخانے کی بجائے دو چھوٹے کارخانے ملک کے دونوں حصوں میں قائم کئے جائیں۔

برطانوی جریدہ نے مزید لکھا ہے کہ پاکستان میں بڑی بڑی صنعتوں کے قیام کے بعد بھی باقاعدہ کوششوں سے ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ صنعتی طور پر دوسرے پنج سالہ منصوبہ کی ابتدا باقاعدہ طریقہ سے ہوئی ہے۔

جنوبی افریقہ کو جمہوریہ بنانے کیلئے رائے شماری

کیپ ٹاؤن ۶ اکتوبر۔ کل جنوبی افریقہ میں رائے شماری شروع ہوگئی جس کے ذریعے جنوبی افریقہ کی سفید نسل کے تقریباً ۱۸ لاکھ ووٹروں سے پوچھا جا رہا ہے کہ جنوبی افریقہ کو جمہوریہ بنا دیا جائے یا نہیں۔ اس ملک میں ایک کروڑ دس لاکھ سے زیادہ رنگ دار لوگ بھی ہیں۔ انہیں ووٹ دینے سے بالکل محروم کر دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم جنوبی افریقہ نے کل ایک بیان دیا کہ اگر ایک ووٹ بھی زیادہ ملا تو میں پارلیمنٹ سے درخواست کروں گا کہ وہ ملک کو جمہوریہ قرار دینے کا بل منظور کرے۔

چار باتیں

(۱) اپنے جسم۔ لباس۔ گھر اور ماحول کو صاف رکھئے۔
(۲) مکھی اور مچھر کے انسداد کی تدابیر اختیار کیجئے۔
(۳) پردعا باقاعدگی سے کرتے رہیئے۔
رب کل شیئٍ خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا۔
(۴) ان امور کی تلقین دوسروں کو بھی کرتے رہیئے۔
(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں اور ابھی تک شفا یابی نہیں ہوئی احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ جلد از جلد والدہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(سید تنویر احمد شاہ ابن سید علی احمد شاہ صاحب مرحوم)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴